سوانح

حضرت مولانا عبدالقادر رائپوری رح

ازـ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

حضرت مولانا عبدالقادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ اس عہد آخر میں اولیائے کاملین کا نمونہ تھے، ان کے فیض صحبت و تربیت و اصلاح و ارشاد سے ہندستان و پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا۔

تین سو بتیس صفحے کی اس کتاب میں حضرت مولانا رائےپوری کی سیرت اور شخصیت، ان کے نمایاں صفات، ان کا انداز تربیت، توازن و جامعیت تعلق و خلوص و محبت، ہر چیز زندہ و متحرک بن کر سامنے آگئی ہے

قیمت مجلد ـــــــــ پانچ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، ۳۷ـ گوئن روڈ، لکھنؤ

پاکستانی خریدار

حسب ذیل پتہ پر چھ روپے آٹھ آنے (6/50) فی کتاب کے حساب سے ارسال فرماکر ڈاک خانہ کی پہلی رسید ہم کو بھیج دیں کتاب رجسٹری ارسال کردی جائیگی

پاکستانی خریدار کیلئے پتہ

سید محمد ناصر صاحب، ۱۵ـ کلیٹن روڈ، آمل کالونی ۱ کراچی ۵

سید محمد ثانی حسنی ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر اور پبلشر نے تنویر پریس میں چھپوا کر دفتر رضوان گوئن روڈ لکھنؤ سے شائع کیا۔

ماہنامہ لکھنؤ

رضوان

کتب خزینہ ندوۃ العلماء

دفتر ماہنامہ رضوان لکھنؤ

سالانہ تین روپے

جرائد
۳۱۵۶
۵۹۲۹۵

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

جلد ۸ | جنوری سنہ ۱۹۶۴ء مطابق شعبان سنہ ۱۳۸۳ھ | نمبر ۱

مدیر
محمد ثانی حسنی

معاون
امۃ اللہ تسنیم

شرح چندہ
ہندستان میں
پاکستان میں
ممالک غیر بحری ڈاک
شلنگ
ممالک غیر ہوائی ڈاک
شلنگ

دفتر ماہنامہ رضوان ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ: ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات، متصل خیر المدارس ملتان

(۱) ۱۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو خریداری نمبر کے حوالے سے مطلع فرمائیے۔

(۲) پاکستانی حضرات ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت معہ نمبر خریداری دفتر رضوان ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ سے کریں

اس شمارہ میں

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
(۱)	خدا کے نام سے	مدیر	۳
(۲)	قرآن کے آئینے میں	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۵
(۳)	حدیث کی روشنی میں	امۃ اللہ تسنیم	۷
(۴)	حضرت سمیہؓ	نثار فاطمہ	۹
(۵)	نیک بندوں کی خدمت میں	محمد یونس نگرامی ندوی	۱۳
(۶)	شب برات	مولانا عبدالرحیم صدیقی	۱۶
(۷)	صلی علیٰ محمد (نعت)	حافظ عبدالسمیع	۲۰
(۸)	سچائی اور راست بازی	بیگم اصغر حسین	۲۱
(۹)	وہ خواتین جو سبقت لے گئیں؟	مولانا عبدالرحمن نگرامی	۲۳
(۱۰)	بیشک وہ وقت آگیا	حکیم عبدالرحیم اشرف	۲۵
(۱۱)	میں اسلام کیوں لائی؟	مونیس جولی (برطانیہ)	۲۹
(۱۲)	زرّیں اصول	شاکرہ خاتون لاری	۳۳
(۱۳)	مسائل	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ	۳۴
(۱۴)	گھر گرہستی	... ...	۳۶
(۱۵)	جہاں نما	... ...	۳۸
(۱۶)	ہمارا دسترخوان	سیدہ وسیم شوکت	۳۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے نام سے!

مری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

خدا کے نام سے "رضوان" کی آٹھویں جلد کا افتتاح کیا جا رہا ہے اور ہم ایک نئے عزم اور جذبہ کے ساتھ آٹھویں سال میں داخل ہو رہے ہیں، اپنی سابقہ غلطیوں اور کوتاہیوں پر نادم ہیں اور رضوان سے پڑھنے والوں اور والیوں کو جو فائدہ پہنچا ہے اور انکی زندگیوں میں جو کچھ تبدیلی ہوئی ہے اس پر خداوند کریم کے شکر گزار ہیں اور ثواب و اجر کے امیدوار

ہم اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور آپ اپنی زندگیوں پر ایک نظر ڈالیں، اگر آپ کو رضوان سے کوئی فائدہ پہنچا، یا آپ کے ذریعہ سے دوسروں کو فائدہ حاصل ہوا تو غور فرمائیے کہ اس صورت میں آپ پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور آپ کو ہم سے کتنا تعاون کرنا چاہیئے، بس ہم اتنا عرض کریں گے کہ جس نئے عزم اور ولولہ سے ہم نے قدم بڑھایا ہے اسی عزم و ولولہ سے آپ بھی قدم بڑھائیں اور اپنے ملنے والوں اور عزیزوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ایک مشن کے طور پر "رضوان" کی اشاعت کا کام کریں اور آپ اپنی دانست میں اسکی کوشش کریں کہ کوئی ایسا مسلم گھرانہ نہ بچے جہاں "رضوان" نہ پہنچے، چاہے وہ مغربی تہذیب کا دلدادہ ہو یا مشرقی تہذیب کا گہوارہ،

ایک سال تو اس گھر میں "رضوان" پہنچ ہی جائے، ہم کو یقین ہے کہ اس طریقہ سے آپ رضوان کے ساتھ بہتر سے بہتر تعاون کرسکیں گے۔

رمضان مبارک کی آمد

اب چند ہی دنوں کی بات ہے کہ رمضان مبارک جیسا عزیز مہمان ہمارے آپ کے گھروں میں آنے والا ہے اور خیر و برکت کا سامان لانے والا ہے، مبارک ہیں وہ لوگ جو اس عزیز مہمان کا پرتپاک خیر مقدم کریں اور عبادت ذکر و تلاوت سے اپنے گھروں کو رونق بخشیں، اس مبارک ماہ کے فضائل کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا حق ادا کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال اس ماہ کے آنے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پوری توجہ دلاتے تھے اور عبادت و تلاوت کی ترغیب دیتے تھے آیئے ہم آپ بھی، ابھی سے اسکی تیاری کریں، اسکے فضائل و خصوصیات کو معلوم کریں اور اسکے ہر لمحہ کی قدر کریں۔

مولانا محمد داؤد غزنوی مرحوم :۔

دینی اور علمی طبقہ کے لئے یہ خبر انتہائی افسوسناک ہے کہ :۔۔۔۔۔ مشہور علمی اور دینی خانوادہ کے ایک محترم اور قابل فخر عالم اور رہنما مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی کا، ۱۶ر دسمبر ۱۹۶۳ء، دوشنبہ کے دن لاہور میں انتقال ہوگیا، وہ ایک پرانے، مذہبی اور سیاسی رہنما تھے، خاندان غزنوی نے جس کے آپ چشم و چراغ تھے، ہندستان میں توحید و سنت کی اشاعت کا بڑا کام کیا، خصوصاً مولانا عبداللہ غزنوی جو آپ کے دادا تھے وہ ایک عارف باللہ اور اپنے وقت کے ایک بڑے عالم تھے، اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں لے اور انکی مغفرت فرمائے۔

:۔:۔:۔:

مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

قرآن کے آئینے میں

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔)

ہم مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں ان میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ایمان و اسلام کی دولت نصیب کی، یعنی اپنی پہچان اور وحدانیت عطا فرمائی، دنیا کی ہر گری پڑی چیز کی پوجا اور پرستش سے بچایا، زندگی کا مقصد بتایا، انجام کی فکر عطا کی، مرشد کامل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ہمارے ہاتھوں میں دیا، جہنم کے عذاب اور آخرت کی حسرت سے بچایا دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا مستحق بنایا۔

حقیقت میں یہ خدا ہی کی دین ہے ورنہ کتنے بڑے بڑے سمجھدار، کتنے بڑے بڑے عالم، کیسے کیسے شریف و معقول لوگ دنیا میں موجود ہیں، اور ان کو یہ عظیم نعمت نصیب نہیں، کتنے انبیاء کے آبا و اجداد اور کتنے انبیاء کی اولاد اس نعمت سے محروم رہی اور نعمت ملی تو ہم کو ملی، یہ خدا کا کتنا بڑا احسان ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے مجمع میں فرمایا:۔

"کیا میں تمہارے پاس اس حالت میں نہیں آیا کہ تم گمراہ تھے،

اللہ نے تم کو ہدایت دی، تم فقیر تھے، اللہ نے غنی کیا، تم دشمن تھے اللہ نے تمہارے دل ملادئے"۔

یہ سن کر سب نے ایک آواز ہو کر کہا:۔

"بیشک للّٰہ و رسولہ المن والفضل" بیشک اللہ اور اسکے رسول کا احسان اور صدقہ ہے"۔

اب یہی احسان اللہ نے ہم پر اور آپ پر کیا ہے اس احسان عظیم کا تقاضہ اور شکر گزاری یہ ہے کہ خدا کا خوف اپنے دل میں پیدا کریں اور اسی حالت میں جئیں اور مریں۔

اللہ نے اوپر کی آیت میں یہی ارشاد فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔

یاد رکھئے کہ مسلمان مرنے کے لئے، مسلمان زندہ رہنے کی ضرورت ہے اس لئے کہ جب موت کا کوئی وقت مقرر نہیں تو ہر وقت مسلمان رہنا چاہیئے تاکہ اگر کسی وقت موت آجائے تو اسلام کی حالت میں آئے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ جو جس حالت میں زندہ رہتا ہے اکثر اسی حالت میں اسکی موت واقع ہوتی ہے، اس لئے کہ موت زندگی ہی میں آتی ہے اور مسلمان زندہ رہنے کے لئے اسلامی عقائد، اسلامی رسوم، اسلامی معاشرت، اسلامی صحبت کی ضرورت ہے،

امۃ اللہ تسنیم

حدیث کی روشنی میں

رمضان کی پہلی رات حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان المبارک کی پہلی رات جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیے جاتے ہیں۔ (بخاری۔ مسلم)

اگر چاند نظر نہ آئے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو، اور اگر ابر وغیرہ سے چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (بخاری۔ مسلم)

رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں اور بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے، حضرت جبریل (علیہ السلام) ہر رات آپ سے ملاقات کرتے اور آپ سے دَور کرتے تھے۔ جب حضرت جبریلؑ آپ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز ہوا سے زیادہ سخاوت فرماتے۔ (بخاری۔ مسلم)

چاند دیکھنے کے وقت کی دعا حضرت طلحہؓ بن عُبَیداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھ کر زبان مبارک سے یہ ارشاد

فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ رُشْدٍ وَّخَیْرٍ (ترجمہ) اے اللہ تو اس کو ہم پر امن و سلامتی کے ساتھ نکال (اے چاند) میرا مالک اور تیرا مالک اللہ ہے (اے اللہ) یہ چاند بہتری و بھلائی کا ہو۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی خاطر رات کو نوافل پڑھے گا تو اُس کے اگلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (بخاری)

سحری کا بیان حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو، سحری میں برکت ہوتی ہے (ب، م)

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم فجر کی نماز کے لئے چلے کسی نے پوچھا کہ سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا، کہا پچاس آیتوں کے پڑھنے کے بقدر فرق تھا (بخاری و مسلم)

رمضان المبارک سے صحیح معنوں میں فیضیاب کرانے والی کتابیں

فضائل رمضان

از: حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

قیمت ـــ ۶۲ نئے پیسے

برکات رمضان از: مولانا محمد منظور نعمانی۔ قیمت ۷۵ نئے پیسے

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام، ۳۷۔ گوئن روڈ۔ لکھنؤ

نثار فاطمہ

حضرت سُمیہؓ رضی اللہ عنہا

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جب اسلام کی کرنیں مکہ کی پہاڑیوں پر پڑ رہی تھیں، جن مردوں اور عورتوں نے اسلام کی دعوت کو قبول کیا تھا، ان میں غلاموں کا ایک گھرانا بھی تھا جس کے قابل فخر افراد حضرت یاسرؓ، ان کی بیوی حضرت سُمیہ اور ان کے صاحبزادے حضرت عمارؓ تھے، حضرت عمار نوجوان تھے، لیکن حضرت یاسر اور حضرت سمیہ کافی کمزور اور بوڑھے تھے، جب اسلام کی آواز ان کے کانوں میں پڑی تو انھوں نے لبیک کہا، اسلام قبول کرنے والوں میں حضرت سمیہؓ کا ساتواں نمبر تھا، یہ ابوحذیفہ بن مغیرہ مخزومی کی کنیز تھیں جو حضرت عمار کی پیدائش پر آزاد کردی گئی تھیں،

یہ اسلام لائیں تو کفار مکہ نے ان کو اسلام چھوڑنے پر مجبور کرنا چاہا، لیکن انھوں نے اسلام چھوڑنے سے سختی سے انکار کر دیا، ایک ضعیف اور کمزور خاتون کے اس مضبوط ارادے اور عزم کو دیکھ کر مشرکین مکہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی، انھوں نے اپنا آخری حربہ استعمال کیا، بغیر کسی

رعایت اور رحم کے اس ضعیف خاتون کو مکہ کی تپتی اور جلتی ہوئی ریت پر کھڑا کیا، ان کو لوہے کی زرہ پہنائی، تاکہ وہ اس ظلم اور سختی کی تاب نہ لاکر اسلام کو چھوڑ دے مگر جس کے دل میں اللہ و رسول کی محبت رچ بس جاتی ہے تو وہ کسی بھی سختی اور ظلم کی پرواہ نہیں کرتا، یہی حال اس خاتون کا بھی تھا، ان کا عزم و استقلال اتنا بڑھا کہ بڑے سے بڑے کافر اور مشرک کی سختی اور ظلم کام نہ آیا، کفار ان کو ستاتے ہوتے اور دل دہلانے والے عذاب ان کو دیتے ہوتے، اسی اثنار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوتا تو آپ فرماتے۔

”آلِ یاسر صبر کرو، اس کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت ہے“۔

صبح سے شام تک کفار کا یہی کام تھا کہ ان دونوں بوڑھوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑیں، ان کے ضعف و نقاہت، عمر کی زیادتی کا خیال کئے بغیر ان کو سخت سے سخت عذاب دیں، شام ہوتی تو ان کو رات بھر کیلئے نجات ملتی۔

ابو جہل جو اسلام دشمنی میں سب سے آگے تھا، جس کا دل اتنا سخت تھا کہ کمزور پر بھی رحم کرنا نہ جانتا تھا، اخلاق و شرافت کے نام سے بھی ناآشنا تھا، وہ ان بوڑھوں خصوصاً اس ضعیف خاتون پر سختیاں کرنے میں پیش پیش تھا ایک مرتبہ یہ ضعیف خاتون دن بھر کی سختیاں اٹھا کر گھر پہنچیں، آرام بھی نہ کرنے پائی تھیں کہ ابو جہل پہونچا اور بے تحاشا گالیاں دینے لگا، گالیاں دیتا جاتا تھا اور اس کے غصہ کا پارہ چڑھتا جاتا تھا اللہ کی یہ نیک بندی صبر و شکر کے ساتھ اسکی بدزبانی کو برداشت کر رہی تھیں کہ ناگاہ اس سخت دل انسان نے

ایسی برچھی ماری کہ حضرت سمیہ اس تکلیف کو برداشت نہ کر سکیں اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، آخر حد بھی ہوتی ہے قوت برداشت کی اور کوئی انتہا بھی ہوتی ہے ظلم و شقاوت اور درندگی کی۔

ان کے صاحبزادے حضرت عمار سے یہ تکلیف دیکھی نہ گئی اور ماں کی بے کسی اور مصیبت پر بے چین ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ حد ہو گئی، حضورؐ نے صبر کی تلقین فرمائی اور ارشاد فرمایا:۔

”خداوندا! آلِ یاسر کو جہنم سے بچا“

غزوۂ بدر میں جب ابو جہل مارا گیا تو حضورؐ نے حضرت عمار سے فرمایا۔

”دیکھو تمہاری والدہ کے قاتل کا خدا نے فیصلہ کر دیا“۔

حضرت سمیہ اسلام لانے والے مردوں اور عورتوں میں سب سے پہلی خاتون تھیں، جنھوں نے اسلام اور اللہ و رسول کی محبت میں جام شہادت نوش فرمایا اور تکلیفیں اٹھا اٹھا کر جان دے دی اور قیامت تک کے لئے خواتین کے لئے ایک ایسی مثال قائم کر گئیں جو کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔

ایک ایسے دور میں جب کہ اسلام سے بے وفائی عام ہے اور کلمہ پڑھنے والے مرد اور عورتیں بھی اسلام کا نام لیتے ہوئے بھی کتنے مواقع پر اسلامی احکام کو پائمال کرتے رہتے ہیں، ایسی مبارک اور شہید اسلام خاتون کا ذکر سبق آموز اور عبرت خیز ہے، آپ تھوڑی دیر کے لئے حضرت سمیہ اور ان کے ماحول کا جائزہ لیجئے:۔

ایک طرف ایک کمزور وناتواں عورت ـــ دوسری طرف مضبوط و توانا مرد۔

ایک طرف بیچارگی اور بے بسی۔ دوسری طرف قوت و طاقت کی فراوانی۔

ایک طرف کوئی مددگار ومعاون نہیں ـــ دوسری طرف زور وجبر اور پوری جماعت۔

آخر وہ کون سی طاقت تھی جو اس کمزور خاتون کو دل دہلا دینے والے مظالم سے ٹکرا رہی تھی اور آخر دم تک کسی وقت بھی ایمان اور اسلام سے منحرف ہونے کا خیال تک نہ آنے دیا اور وہ خون سے نہاتے ہوئے بھی اللہ و رسول کی محبت میں سرشار تھی، آپ ذرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ایمان ویقین کی طاقت تھی (جب وہ ایمان اللہ و رسول اور آخرت پر ہو) جس نے اس خاتون کو عزم کا پیکر بنایا اور کوئی طاقت بھی اس محترم خاتون کو اسلام سے پھیر نہ سکی۔

کیا آج مسلمان عورتیں اس محترم صحابی خاتون کو نمونہ بنا کر ایمان و یقین سے اپنے دلوں کو روشن کریں گی اور اسلام کی خاطر ہر مصیبت کو مسکرا کر برداشت کریں گی؟

تعلیم الاسلام

از مولانا حکیم سید عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی اور دوسرے ضروری مسائل پر ایک نہایت بہتر کتاب، جو مکاتب و مدارس میں داخل نصاب ہے

قیمت: چھ آنے

مکتبہ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ۔ لکھنؤ

محمد یونس ندوی نگرامی

کچھ وقت

اللہ کی نیک بندیوں کی خدمت میں

۱

کوفہ کی رہنے والی اُم حسان اپنے وقت کی باخدا خاتون تھیں، حضرت عبداللہ بن مبارک اور حضرت سفیان ثوری بھی ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت عبداللہ بن مبارک ان کی خدمت میں حاضر تھے، گھر میں ایک معمولی چٹائی تھی، اس پر حضرت سفیان ثوری نے کہا کہ اگر آپ صرف اپنے رشتہ داروں کو لکھئے تو شاید آپ کی اس حالت میں کچھ فرق آجائے۔ یہ سُننا تھا کہ ام حسان کی پیشانی پر بل پڑ گئے اور فرمانے لگیں:۔

"اے سفیان تم آج تک میری نگاہوں میں بہت باعزت تھے اور میرے دل میں تمہارا احترام تھا، مگر تم تو جانتے ہی ہو کہ میں نے دُنیا تو اس ذات سے بھی نہیں مانگی جو اس دنیا کا حاکم ہے اور ہر چیز اس کے قبضہ، قدرت میں ہے، پھر میں کیسے ان لوگوں سے سوال کروں جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ ان کے قبضہ وقدرت ہی میں ایک تنکا ہے۔ اور اے سفیان

خدا کی قسم میں یہ بھی نہیں چاہتی ہوں کہ میرے اوپر کوئی ایسا وقت گزرے کہ میں اس میں اللہ کی یاد سے غافل رہوں"۔ راوی کا بیان ہے کہ اس گفتگو کے بعد حضرت سفیان ثوری دیر تک روتے رہے۔

(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۱۵ و ۱۱۶)

۲

سوید بن عمر و الکلبی فرماتے ہیں کہ ان کے شہر میں ایک عبادت گزار خاتون تھیں، رات میں وہ بہت کم سوتی تھیں، جب ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ قبر کی نیند بہت لمبی اور گہری ہے۔ وہ خاتون سخت گرمیوں میں بھی برابر روزے رکھتی تھیں جس کی وجہ سے چہرہ کا رنگ کالا پڑ گیا تھا، جب ان سے روزہ رکھنے میں کمی کرنے کے لئے کہا گیا تو فرمایا کہ اب میری آسودگی و سیرابی تو آخرت ہی میں ہوگی۔

محمد بن نصر اور ان کے ساتھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تاکہ کچھ دیر آخرت کی بات کریں تو تھوڑی ہی دیر میں وہ فرماتیں کہ اب اٹھ جاؤ، بات وہیں اچھی لگے گی جہاں نہ کوئی غم ہوگا نہ موت ہوگی اور نہ کوئی تھکن ہی ہوگی"۔

(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۲۱)

۳

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الواحد بن زید نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے متواتر تین رات دُعا مانگی کہ اے اللہ مجھ کو جنت کی رفیقۂ حیات دکھا دے ــــ وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رات کو خواب میں کسی نے

کہا کہ میمونہ سودا تمہاری رفیقہ ہیں ــــ میں نے سوال کیا وہ کہاں ہیں؟ کہنے والے نے جواب دیا کہ کوفہ میں فلاں قبیلہ سے تعلق رکھتی ہے۔

حضرت عبد الواحد فرماتے ہیں کہ یہ سُن کر میں کوفہ پہنچا تو لوگوں نے بتلایا وہ پاگل ہے اور کچھ بکریوں کو چراتی رہتی ہے، میں اس کی تلاش میں جنگل پہونچ گیا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی تھی اور اس کی بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ ساتھ بے خوف ملی جُلی تھیں۔ جب اس نے مجھ کو دیکھا تو اپنی نماز مختصر کر دی اور کہنے لگی:-

"ابن زید واپس جاؤ ابھی وقت نہیں آیا ہے"۔

میں نے اس سے کہا کہ "اے نیک بخت مجھ کو کچھ نصیحت کر دے"۔

اس پر وہ کہنے لگی: "ہاں یہ بات مجھ کو معلوم ہے جو شخص دنیا کو ضرورت سے زیادہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس سے خلوت جیسا سرمایہ چھین لیتا ہے اور اپنے قُرب کو دُوری سے اور اُنس کو وحشت سے بدل دیتا ہے"۔

میں نے اس سے پھر سوال کیا "کہ کیا وجہ ہے کہ بکریاں اور بھیڑیے ساتھ ساتھ ہیں؟"

تو اس نے جواب دیا "کہ میں نے اپنے اور اپنے خالق کے درمیان معاملات درست کر لئے ہیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اس نے میری بکریوں اور بھیڑیوں کے درمیان بھی صلح کرا دی ہے۔

(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۲۱ و ۱۲۲)

شب برأت

عبد الرحیم صدیقی صدر مدرس شمس العلوم ہندو پور (آندھرا)

شعبان کا بابرکت مہینہ آگیا، اس ماہ کی پندرھویں رات جسکو "شب برأت" کہتے ہیں بڑی عظمت اور برکت والی ہے ۔ حضور اکرمؐ نے اس رات کو جاگنے اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی ترغیب دی ہے، خود آنحضرتؐ نے اس رات مدینہ کے قبرستان جاکر مُردوں کی مغفرت کی دعا مانگی ہے، اس لئے اگر اس تاریخ میں مُردوں کو قرآن پڑھ کر یا کھانا کھلا کر یا نقد دے کر ایصال ثواب کر دیا جائے تو یہ مسنون طریقہ ہوگا ۔

شب برات میں کسی خاص ترکیب سے نماز پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں ہے، جس کی جس قدر طبیعت چاہے نفل نماز پڑھ سکتا ہے، رکعتوں یا سورتوں کی اس میں کوئی قید نہیں ہے، اردو کی بعض کتابوں میں یہ جو لکھا ہوا ملتا ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات کو چار رکعت نماز اس طرح پڑھی جائے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، یا سو رکعتیں اس ترکیب سے پڑھی جائیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص (اس کو نماز الفیہ کہتے ہیں) یا اس کے علاوہ اور جو نماز کے مخصوص طریقے کہیں ملتے ہیں سب بے اصل ہیں، یہ سو رکعتوں والی نماز

سب سے پہلے بیت المقدس میں ۴۴۸ھ میں پڑھی گئی، یہ سب شہرت پسند اور نام ونمود چاہنے والے اعلیٰ اور امراء کی کارفرمائیاں تھیں، بعد میں چل کر [illegible]ھ کے اوائل میں مصر و شام کے ملکوں سے یہ نماز کا مخصوص طریقہ ختم کیا گیا مگر اب بھی جہاں تہاں (مثلاً ہندوستان کے کچھ حصوں میں) یہ طریقۂ نماز رائج ہے اور عوام کو اس پر بڑا اعتقاد ہے، البتہ ابن ماجہ میں حضرت علیؓ سے صرف اس قدر روایت ملتی ہے کہ اس رات میں (نفل) نمازیں پڑھو اور دن کو روزہ رکھو، اب اگر ہم شب برات میں کسی خاص ترکیب اور ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنے کے عادی ہیں تو یہ بدعت اور ایجاد بندہ ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت کرنا ایک بے باکانہ جرأت اور سخت ترین گناہ ہے، اس لئے پہلی فرصت میں اس کو ترک کرنا چاہیئے ۔

روزہ کے سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی ایک روایت ملتی ہے کہ حضورؐ شعبان کے مہینہ میں کثرت سے روزہ رکھا کرتے تھے اور اس ماہ کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ رجب اور رمضان کے درمیانی مہینہ میں اللہ تعالےٰ لوگوں کو بخشتے ہیں اور بندے کے اعمال اللہ کی جناب میں پیش ہوتے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس وقت پیش کئے جائیں جب میں روزہ سے ہوں ۔

(۱) شب برات یا کسی اور دوسرے موقع پر پٹاخے یا آتشبازی چھوڑنا گناہ کے ساتھ ساتھ اپنی دولت کو خود اپنے ہاتھوں آگ لگانا ہے، ہاتھ، پاؤں اور مکان جلنے کا خطرہ الگ، یہ بھی ایک سوچنے

کی بات ہے کہ آتش بازی میں اکثر لکھے ہوئے کاغذات کام میں لائے جاتے ہیں، خود حروف بھی ادب کی چیز ہیں بلکہ بعض کاغذوں پر قرآن پاک کی آیات اور احادیث کے ٹکڑے لکھے ہوئے ہوتے ہیں یا نبیوں کے نام مرقوم ہوتے ہیں، اسراف اور فضول خرچی بھی ہے جو اللہ کو سخت ناپسند ہے، والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اس طرح کے غلط مشغلوں سے باز رکھیں۔

(۲) کہیں کہیں اس رات کو چراغاں کرنے کا بھی رواج ہے جو بلاشبہ مشرکانہ فعل ہے، علمائے تاریخ نے لکھا ہے کہ یہ مشرکانہ رسم "قوم برامکہ" نے جاری کی ہے، یہ قوم آگ کی پوجا کیا کرتی تھی جب اسلام میں داخل ہوئی تو اپنے ساتھ یہ روشنی اور چراغ بھی لیکر آئی جو بعد میں مسلم سوسائٹی کا جزو بن گئی۔ اور اس کو مذہبیت کا رنگ دیدیا گیا۔

(۳) اسی زیر بحث مسئلہ سے متعلق ہمیں ایک عربی عبارت ہاتھ لگ گئی ہے جس کا اردو ترجمہ ذیل کی سطروں میں پیش کیا جارہا ہے۔

"ہندوستان کے اکثر شہروں میں یہ جو دوکانوں، مکانوں اور دیواروں پر چراغ رکھنے اور جلانے کا رواج ہوگیا ہے بدعت (بلکہ شرک) ہے، اس موقع پر لوگوں کا جمع ہوکر فخر کے ساتھ بیان کرنا اور آگ سے کھیلنا سب گناہ کے کام ہیں، اس کا ثبوت معتبر، غیر معتبر کسی کتاب سے نہیں ملتا اور نہ اس بارے میں کوئی ضعیف یا موضوع حدیث ملتی ہے اور یہ واہیات مشغلے (متحدہ) ہندوستان

سے باہر کسی اور ملک میں نہیں پائے جاتے، اس لئے ظن غالب ہے کہ یہ رسم دیوالی سے لی گئی ہے، اس قسم کی اور بہت سی رسمیں ہم نے اپنے پڑوسی ہی سے لی ہیں، اگر کسی مسلمان بادشاہ نے آتش بازی سے دلچسپی لی ہو تو یہ اس کا ذاتی فعل ہوگا، اس کو "دلیل جواز" کے طور پر نہیں پیش کیا جاسکتا۔ گناہ گناہ ہی ہوتا ہے چاہے کوئی بھی کرے اور کسی دور میں کرے"۔

—— اگر آتش بازی میں بیجا خرچ ہونے والے پیسے کسی اچھے نظم کے تحت اکٹھا کرکے "دینی تعلیم" اور اصلاحی کام پر لگا دیئے جائیں تو کتنا عمدہ کام ہو اور وقت کی ایک اہم ضرورت پوری ہوجائے۔ آمین۔

مکاتیب یورپ

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۳ء کو اسلامک سنٹر (جنیوا) کی دعوت پر جنیوا تشریف لے گئے، اور یورپ کے مختلف ملکوں کا دورہ کیا۔ ان شہروں میں لندن، پیرس، گلاسکو، جنیوا، برن اور اسپین کے شہر قابل ذکر ہیں، اس سفر کے دوران مولانائے محترم نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو مختلف خطوط بھیجے، ان خطوط میں ان ملکوں کی دینی، اخلاقی، تاریخی اور تمدنی حالت پر سیر حاصل تبصرہ ہے، وہاں کے علمی اداروں، مشہور شخصیتوں اور قابل دید آثار و مقامات کا تذکرہ شامل ہے قیمت عہ/1

ملنے کا پتہ:- مکتبہ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ۔ لکھنؤ ۱

صلِّ علیٰ محمد ﷺ

★: ــــــــ حافظ عبدالسمیع دھام پوری

سرورِ دیں، شہِ اُمم صلِّ علیٰ محمدؐ
حق کے نبیِّ محترم صلِّ علیٰ محمدؐ

کرسکے وصف کیا رقم عاجز و ناتواں قلم
صاحبِ رحمت و کرم صلِّ علیٰ محمدؐ

آئے وہ دن بھی یا خدا جبکہ میں راہِ شوق میں
پڑھتا چلوں بہ ہر قدم صلِّ علیٰ محمدؐ

بچھڑے ہوؤں کو آپ نے، ٹوٹے دلوں کو آپ نے
شیر و شکر کیا بہم صلِّ علیٰ محمدؐ

راحتِ جاں رضائے تو، وِردِ زباں ثنائے تو
عاشقِ روئے تو دلم صلِّ علیٰ محمدؐ

"ایں دلِ خستہ و حزیں میکند آرزو ہمیں
بر رُخِ تو فدا شوم صلِّ علیٰ محمدؐ"

سچّائی اور راست بازی

بیگم اصغر حسین

قرآن مجید سے جس اخلاق کی بہت زیادہ اہمیت اور فضیلت معلوم ہوتی ہے، اس میں سے ایک سچائی اور راست بازی بھی ہے۔ صداقت و سچائی کا مطلب صرف یہی نہیں ہے کہ زبان سے غلط اور خلاف واقعہ بات نہ کہی جائے، سچ بولا جائے بلکہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے، اس میں دل کی سچائی اور عمل کی سچائی بھی شامل ہے، دل کی سچائی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا نفاق اور دغا فریب نہ ہو۔ عمل کی سچائی یہ ہے کہ جو عقیدہ اور قول ہو، وہی عمل بھی ہو، اور ظاہر و باطن میں پوری یکسانیت ہو جن بندوں کا یہ حال ہو وہ قرآن شریف کی اصطلاح میں صادق ہیں، سورۂ توبہ میں ارشاد ہے (ترجمہ) "اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ"۔

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو عہد کو پورا کرنے والے اور حق و صداقت کی راہ میں پڑنے والی تکلیفوں کو ثابت قدمی سے برداشت کرنے والے ہوں، عہد کا پورا کرنا بھی دراصل ایک سچائی کی دلیل ہے۔ اس کا ذکر سورۂ احزاب اور سورۂ بنی اسرائیل میں ہے (عہد کو پورا کرو، یقیناً عہد کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، کلام پاک میں سخاوت کا بھی ذکر کیا گیا ہے، سخاوت کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے دوسروں کو بھی فائدہ پہونچایا جائے، اسلام میں تقویٰ بہت اہمیت رکھتا ہے

تقوے ہی کو سارے اعمال کی روح قرار دیا گیا ہے، اللہ تقویٰ والوں ہی کے عمل کو قبول کرتا ہے، قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے کہ گویا ان دونوں سے مل کر زندگی بنتی ہے جو ہمارے پیدا کرنے والے کو مطلوب اور محبوب ہے اور جو ہم کو محبوب بندہ بنانے والی ہے۔

خدا کے کلام میں اور بھی ہماری زندگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا ذکر ہے، مثلاً لین دین قرض ادھار میں نرمی کرنے کی فضیلت، غیبت کی سختی سے مذمت، چغلی کھانے، طعنے دینے والوں کو اللہ تعالےٰ نے ذلیل بتایا ہے۔ مسلمانوں کے لئے آپس میں قطع تعلق کرنے اور دشمنی رکھنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے، سود کھانے کو سختی سے روکا گیا ہے، صبر و استقلال کی تلقین کی گئی ہے، خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ ہمت کا کام ہے، اسی طرح ثابت قدم رہنے کے لئے فرمایا ہے کہ ثابت قدم رہو جیسے تم کو حکم دیا گیا ہے۔

آج کل دنیا میں انصاف کے جن اصولوں پر عمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ کئی سو سال پہلے حضرت عمر فاروقؓ اور خلیفہ ہارون رشید کے ذریعہ عمل میں لائے جا چکے ہیں۔

براہ کرم خریدار صاحبان اپنے خطوط میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں اور ارسال زر کے وقت کوپن پر اپنا نام و مکمل پتہ صاف لکھا کریں

مولانا عبدالرحمٰن صاحب نگرامی مرحوم

وہ خواتین جو سبقت لے گئیں

اس عنوان کے تحت ہم ان چیزوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جن میں صنف نازک کو سابقت اور اولیت کا شرف حاصل ہے، ان اولیات میں سے بعض اس قسم کے ہیں کہ اگر جنس لطیف کے نامۂ عمل میں اس کے سوا کچھ نہ ہوتا تو یہ فضائل تاریخ اسلام میں عورتوں کی میزان شہرت جھکانے کیلئے کافی تھیں۔

(۱) پیغمبر خدا صلعم کی دعوت اسلام پر سب سے پہلے صدائے لبیک صنف نازک کی طرف سے بلند ہوئی، کیونکہ یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

(۲) مسلمانوں میں درجہ شہادت سب سے پہلے ایک عورت نے حاصل کیا ان کا نام سُمیّہ تھا، مشہور صحابی عمار بن یاسر کی ماں تھیں، ابوجہل نے انھیں شہید کیا تھا، اسد الغابہ (ج۵ ص۴۸۱) میں ہے۔ "فھی اول شھید فی الاسلام"۔

(۳) کفار قریش نے جب حضورؐ کے قتل کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے ایک عورت نے خبردار کیا۔ (ابن سعد، ج ۸، ص۳۵)

(۴) مسلمانوں میں تابوت کا رواج سب سے پہلے ایک عورت اسماء بنت عمیس نے جو مہاجرین حبشہ میں سے تھیں اور وہاں عیسائیوں میں یہ طریقہ مروج تھا، انھوں نے اسلام میں داخل کیا، اس سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ اگر کسی

قوم میں کوئی مستحسن عمل رائج ہو تو اپنے ہاں اسکی ترویج جائز ہے۔

(۶) ہجرت کے بعد سب سے پہلے آپ کی مہمان داری اُم معبد نامی ایک عورت نے کی۔

(۷) بحری جہاد کا شوق سب سے پہلے ایک عورت نے ظاہر کیا، رسالتمآبؐ اُم حرام کے گھر میں آرام فرما رہے تھے، خواب سے بیدار ہوئے تو تبسّم فرماتے تھے اُم حرام نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے چند آدمیوں کو دریا میں جہاد کرتے ہوئے دیکھا ہے، انھوں نے عرض کیا دعا فرمایئے کہ میں ان ہی میں سے ہوں آپنے فرمایا کہ تم اُن میں سے ہو، چنانچہ حضرت عثمانؓ کے عہد میں جو مہم جزیرہ قبرص کو روانہ ہوئی، اس میں یہ بھی شریک تھیں اور گھوڑے سے گر کر انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔

(۸) اسلام میں سب سے پہلا شفاخانہ عہد نبوت میں رفیدہ اسلمیہ نامی ایک عورت کے زیر نگرانی قائم ہوا، جو خاص مسجد میں تھا۔

(۹) معجزات کی تصدیق سب سے پہلے ایک عورت (حضرت خدیجہ) نے کی۔

(۱۰) سونے کی علمی توہین کی ابتدا، ایک عورت نے کی، کامل ابن اثیر میں ہے کہ حضرت علیؓ سب سے پہلے مدینہ میں ایک بیوہ عورت کے یہاں اُترے انھوں نے دیکھا کہ روزانہ ایک شخص آتا ہے اور کچھ دے جاتا ہے، ایک روز دریافت کیا تو اس نے کہا کہ سہل ابن حنیف اپنی قوم کے شکستہ اصنام مجھے دے جاتے ہیں اور میں ان کو ایندھن بناتی ہوں۔

حکیم عبدالرحیم اشرف

بیشک وہ وقت آگیا

ایک مومن کی زندگی اس تمام سرگرمیوں کی روح، خدا کا خوف اور اسکی رضا کا شوق ہے، یہی وہ طاقت ہے جو اس کو ہر قسم کی ترغیبات کے مقابلے میں ثابت قدم رکھتی ہے، خوف و رجا کے مابین ہی ایمان ہے اور خشیت الٰہی ہی وہ قوت محرکہ ہے جو مومن کے عمل میں جاری و ساری ہے، آنحضور نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ وہ آنکھ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گی جو خوف ربانی سے اشکبار ہوئی ہمارے اسلاف جنھوں نے اس حقیقت کو پا لیا تھا وہ غضب الٰہی اور عذاب آخرت کے خوف سے لرزاں رہتے تھے اور ہر آن اس فکر میں گم رہتے تھے کہ خدائے علیم و خبیر کے حضور وہ جب پیش ہونگے تو کس طرح عہدہ برآ ہوں گے

حضرت مسور بن مخرمہؓ میں قرآن مجید سُننے کی قوت نہ تھی، ایک دن کسی اجنبی آدمی نے ان کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا۔ جس دن ہم اکٹھا کریں گے پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ کے حضور مہمانوں کی حیثیت سے اور مجرموں کو ہانکیں گے جہنم کی طرف پیاسا"۔

آپ نے یہ آیت سُنی تو فرمانے لگے خبر نہیں میں گنہگاروں میں ہوں یا

متقیوں میں، پھر فرمایا دوبارہ تلاوت کرو، اس شخص نے آیت مبارکہ کو دہرایا تو آپ بے ہوش ہو کر گر گئے اور بے ہوشی ہی میں وفات پائی،

حضرت عمرؓ قرآن سنتے سنتے بے ہوش ہو جاتے اور لوگ کئی دن تک آپ کی عیادت کے لئے آتے رہتے، کثرت گریہ وزاری کی وجہ سے آپ کے چہرۂ مبارک پر دو خط بن گئے تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ رات کو قیام کرتے تو جب ان آیات کی تلاوت کرتے جن میں جنت اور اسکی نعمتوں کا یا جہنم اور اس کے شدائد کا ذکر ہوتا تو بہت زیادہ روتے، ایک مرتبہ عبداللہ بن طارق سے فرمایا اے بھتیجے! کیا تو میرے اس طرح رونے پر تعجب کرتا ہے، واللہ اگر تمھیں حقیقت حال صحیح طرح معلوم ہو جائے تو تم میں سے ہر ایک اتنا روئے کہ اسکی آواز بیٹھ جائے اور اسقدر سجدے کرے کہ اسکی کمر ٹیڑھی ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب کبھی آپ تلاوت کے دوران اس آیت پر پہنچتے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (ترجمہ) کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ جو لوگ خدا پر ایمان لائے ہیں ان کے دل اللہ کے حضور جھکیں اور حق کیلئے پسیجیں) تو زار و قطار روتے اور کہتے بلیٰ یارب بلیٰ یارب کیوں نہیں اے میرے پروردگار بیشک وہ وقت آگیا، میرے آقا! میرا دل تیرے حضور جھک گیا اور میرا دل حق کے لئے پسیج چکا ہے، اور پھر ساری رات رویا کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک ایک امیر کبیر اور نامی گرامی تاجر کے نواسے

تھے، عام امیرزادوں کی طرح آپ نے بھی ناز و نعم میں پرورش پائی اور جوانی میں عیش و عشرت، گانا بجانا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ جب پچھلے پہر آنکھ کھلی تو چنگ اٹھا کر بجانا چاہا مگر آواز نہ نکلی، اس کے تاروں کو درست کیا مگر ساز پھر بھی نہ بجا، اسی کوشش میں مصروف تھے، کانوں میں آواز پڑی تو قاری قرآن کی آیت تلاوت کر رہا تھا اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ الآیۃ۔ قرآن پاک کی اس آیت نے دل پر ایسی چوٹ لگائی کہ چنگ رباب کو توڑ دیا اور منقش صراحیاں اور جام بھی چکنا چور کر دیے اس وقت طلب علم اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

فضیل بن عیاض بڑے نامی ڈاکو تھے، ان کی ڈاکہ زنی کی داستانیں ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر تھیں، قافلہ والے اور بڑے بہادر ان کا نام سن کر خوف و دہشت سے کانپ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی قافلے پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے گھات لگائے بیٹھے تھے کہ کان میں قاری کی آواز پڑی، وہ قرآن حکیم کی اسی آیت کی تلاوت کر رہے تھے۔

الم یأن للذین آمنوا أن تخشع قلوبهم لذکر اللہ الآیۃ،

جب یہ صدا کانوں سے ٹکرائی تو دل خوف الٰہی سے بھر گیا، انابت ابھری اور بے ساختہ زبان پکار اٹھی بلیٰ یارب بلیٰ یارب کیوں نہیں ہاں وہ وقت آگیا میرے رب! اسی وقت تمام برائیوں سے تائب ہوئے اور لوگوں کا مال و متاع واپس کیا، یہی وہ فضیل بن عیاض تھے جنھوں نے خلیفہ ہارون رشید جیسے بارعب خلیفہ کو انتہائی بے باکی سے ظلم سے روکا، اور اسکو نصیحت کی، خدا کے عذاب سے ڈرایا، تا آنکہ ہارون رشید

زار و قطار رونے لگا اور اسکی ہچکی بندھ گئی۔

ایک دن ابن بہلول جامعہ منصور میں قرآن پاک کی اسی آیت کو پڑھ رہے تھے کہ مجمع میں سے ایک صوفی اٹھا اور جھومتا ہوا ان کے پاس آیا اور کہا دوبارہ پڑھئے، آپ نے دوبارہ آیت پڑھی تو صوفی کی زبان سے بے ساختہ نکلا بلیٰ واللہ! اور پھر ان پر غشی طاری ہو گئی اور وہ بے حس و حرکت ہو کر گر پڑے جب دیکھا گیا تو روح اس دنیائے فانی سے پرواز کر چکی تھی۔

اسی قسم کا ایک واقعہ شیخ ابوالوفا کو پیش آیا، آپ بڑے خوش الحان تھے، جامعہ صافہ میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے تو حاضرین میں سے ایک بزرگ پر وجد کا عالم طاری ہوا، وہ بلیٰ واللہ، ہاں! خدائے ذوالجلال کی قسم! وقت آگیا، میرا دل خدا کے خوف سے بھر کر اسکے حضور جھک گیا اور حق کیلئے پسیج گیا، وہ یہ کہتے جاتے اور زار و قطار روتے جاتے، دیر تک گریہ و زاری کرتے رہے اور پھر اچانک خاموش ہو گئے، جب لوگوں نے دیکھا تو وہ دار الخلد کی جانب رحلت فرما چکے تھے۔

خدا کے خوف سے بھرے ہوئے انہی دلوں کا رعب و دبدبہ تھا کہ اس دنیا والے جب ان کا نام سنتے تھے تو اپنی دنیوی عظمتوں کو بھول جاتے اپنی سپاہ پر سے ان کا اعتماد اُٹھ جاتا اور ان کے دلوں پر ان کا رعب طاری ہو جاتا۔

سچ ہے جو خدا کے سامنے جھکتا ہے، ساری کائنات اس کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہے۔

(بہ شکریہ "المنبر" لائل پور)

موفیس جولی (برطانیہ)

مترجم: محمد الحسنی

میں اسلام کیوں لائی؟

{"برطانیہ کی ایک عیسائی لڑکی موفیس جولی جو اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتی ہو جو مجلہ الرابطۃ الاسلامی میں چھپا ہے اس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے"۔}

ادارہ

میں ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئی، کچھ بڑھی تو گرجا کے مدرسہ میں داخل ہو گئی، عمر کا ابتدائی زمانہ میں نے وہیں گزارا، انجیل میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت جس طرح بیان کی گئی ہے وہ میں نے پڑھی اور میری زندگی پر اس کا گہرا جذباتی اثر پڑا۔ میں اکثر گرجا جایا کرتی تھی جہاں "مقدس" قربان گاہ پر چراغ روشن رہتے تھے اور پادری اپنے مخصوص لباس میں ادھر سے ادھر گزرتے رہتے تھے اور دعا کرنے والوں کی آوازیں میٹھے سُروں کی طرح کانوں سے ٹکراتی رہتی تھیں، ان دنوں میں کٹر عیسائی تھی۔

توریت انجیل کے مطالعہ کی وجہ سے مجھ کو اس کا موقع ملا کہ میں اپنے تمام خیالات اور عقائد پر غور کرنے لگی، چنانچہ غور کرتے کرتے مجھے متعدد دوسری چیزوں کا اعتراف کرنا پڑا اور کئی نئی چیزوں اور دوسرے عقائد و خیالات سے واسطہ پڑنے لگا۔

میں مدرسہ سے فارغ ہوئی تو میرے خیالات و عقائد بدل چکے تھے اور

میں بجائے مذہبی ہونے کے ایک ملحد اور بے دین تھی، لیکن میرے دل میں کھٹک اور یک گونہ خلش باقی تھی جس کی وجہ سے میں نے مختلف دوسرے مذاہب کا مطالعہ شروع کر دیا، سب سے پہلے بُدھ مذہب کا مطالعہ کیا، لیکن میں نے محسوس کیا کہ وہ بہت مجمل اصولوں پر مشتمل ہے اور تفصیلات اور مکمل رجحانات کا اس سے پتہ نہیں چل پاتا، ہندو مذہب میں میں نے دیکھا کہ وہاں صرف تین معبود نہیں بلکہ سیکڑوں معبود ہیں اور ان کے قصے ایسے خیالی ہیں جن کو باور کرنا تک میرے ذہن و دماغ کے لئے مشکل ہے، اس لئے میں اس کے قریب نہ ہو سکی، پھر میں نے یہودیت کا مطالعہ کیا، اگرچہ میں "عہدِ قدیم" سے اچھی طرح واقف تھی، لیکن وہ بھی میرے ان تجربات و مشاہدات کی راہ میں حائل نہ ہو سکی، اسی درمیان میرے ایک دوست نے یہ مشورہ دیا کہ میں روحانیات کی طرف توجہ کروں اور یہ معلوم کروں کہ روحیں ہم پر کیسے تصرف کرتی ہیں، لیکن میں اس معاملہ میں زیادہ آگے تک نہیں گئی، اس لئے کہ میرے نزدیک یہ سارا قصہ صرف ہپناٹزم کا تھا، اور میں اگر زیادہ کرید میں پڑتی تو میرے لئے بُرا ہی ہوتا۔

جنگ عظیم ختم ہوئی تو میں نے لندن کے ایک دفتر میں ملازمت کر لی، لیکن میرا دماغ اس مذہبی مطالعہ و تجربہ میں برابر منہمک رہا، اس عرصہ میں میری ملاقات بہت سے لوگوں سے ہوئی، جن میں ایک مسلمان بھی تھا جس نے مجھ کو اسلام کی طرف متوجہ کیا، رفتہ رفتہ مجھ کو دوسرے اور مسلمان ملے اور کچھ ایسی انگریز لڑکیوں سے میری ملاقات ہوئی جو عیسائی مذہب کو

چھوڑ چکی تھیں اور اسلام میں داخل ہو چکی تھیں، انھوں نے میری امداد پر آمادگی ظاہر کی، چونکہ وہ پہلے عیسائی رہ چکی تھیں، اس لئے ان کو میری مشکلات سمجھنے میں آسانی ہوئی۔

میری نظر سے کئی کتابیں گزریں اُن میں ایک "مذہب اسلام" دوسری کتاب "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسیحؑ" اور "مسیحیت کے سرچشمے تھی" آخر الذکر کتاب نے مجھ کو بہت زیادہ متاثر کیا، اس لئے کہ اُس میں بُت پرستانہ کہانیوں اور مسیحیت کے درمیان مشابہت کو اُجاگر کیا گیا تھا، اس سے قبل قرآن مجید پڑھ چکی تھی، شروع شروع مجھے محسوس ہوا کہ ایک ہی مضمون کو بار بار دُہرایا گیا ہے، لیکن رفتہ رفتہ مجھ کو احساس ہوا کہ قرآن مجید آہستگی کے ساتھ سرایت کرتا جا رہا ہے۔

دوسرے تعدد ازدواج کا مسئلہ میرے سامنے تھا، میں نے اس بارہ میں اپنے ایک مسلم دوست سے استفسار کیا، اس دوست نے مجھ کو بتایا کہ تعدد ازدواج دراصل ان ناجائز تعلقات اور بد اخلاقی کے سد باب کے لئے ہے جو یورپ میں پوری طرح پھیل چکی ہے، یہ بات میری سمجھ میں اس لئے اور زیادہ اچھی طرح آ گئی کہ جنگ کے بعد عورتوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی، اب یہی صورت تھی کہ یہ سب عورتیں تجرد کی زندگی گزاریں، لیکن کیا اللہ تعالےٰ کی بھی یہی مرضی ہے؟ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ریڈیو کے کسی پروگرام میں ایک لڑکی نے بھی تعدد ازدواج کا قانونی طور پر مطالبہ کیا تھا اور اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا تھا، اسلام کسی کو اس پر

مجبور نہیں کرتا کہ وہ ایک سے زیادہ ضرور شادی کرے لیکن ایک مکمل دین میں قدرتی طور پر اجازت ہونی چاہیے تھی کہ ان حالات اور ضرورتوں کے مطابق اس پر عمل کیا جاسکے۔

اسی طرح قدرتی طور پر میں اسلامی تعلیمات کی حقیقت سے واقف ہوتی رہی اور آخر کار میں نے رسمی طور پر اس دین کو قبول کرلیا میں کہہ سکتی ہوں کہ یہ کوئی جذباتی فعل نہیں تھا، بلکہ دو سال کی بحث و جستجو اور تلاش حق کا نتیجہ تھا جو ان نفسیاتی دشواریوں پر غالب رہا جو مجھے بارہا دوسرے راستہ کی طرف کھینچ رہی تھیں۔

بچّوں کی
قصص الانبیاءؑ
از:۔ أمة الله تسنیم

اب سے کئی سال پہلے بچوں کے لئے قصص الانبیاء کے الگ الگ حصے طبع ہوئے تھے اب ان کو یکجا کرکے سردست دو۲ حصے شائع ہوچکے ہیں۔

حصّہ اوّل :۔ اس میں حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح علیہم السلام کے سچے اور موثر واقعات وحالات درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ۱ عہ

حصّہ دوم :۔ اس میں حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت شعیب علیہم السلام کے حالات و واقعات درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ بیس نئے پیسے ۱/۲۰

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

شاکرہ خاتون لاری

زرّیں اصول

(۱) بہترین سخاوت، قدرت کے باوجود عفو و درگزر ہے۔

(۲) بہترین نیکی، پریشان حال کی مدد کرنا ہے۔

(۳) بہترین توشہ، وہ ہے جو آخرت کے لئے تیار کیا گیا ہو۔

(۴) بدترین عمل، بندوں پر ظلم و زیادتی کرنا ہے۔

(۵) بہترین جہاد، نفس کا جہاد ہے۔

(۶) بہترین دوست، وہ ہے جو نیکی کی طرف دعوت دے۔

(۷) بہترین مال، وہ ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

(۸) خدا سے ڈرنے والا کسی اور سے نہیں ڈرتا۔

(۹) قناعت کی زندگی بسر کرنے والا کبھی پریشان نہیں ہوتا۔

(۱۰) ناشکری کرنا، نعمت کو ضائع کردیتا ہے۔

(۱۱) لایعنی گفتگو انسان کے عیوب کو ظاہر کرتی ہے اور نئے دشمن پیدا کرتی ہے۔

(۱۲) علماء کی مجلس میں تواضع اور انکساری سے جانے والا مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔ (امام سیوطی)

(۱۳) نرم گفتگو پتھر سے زیادہ سخت دل کو بھی نرم کردیتی ہے، سخت کلامی سے ریشم جیسا نرم دل پتھر بن جاتا ہے (امام غزالی)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

مسائل

مسئلہ:- بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب تک سوکھ نہ جائے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں، یہ بالکل غلط بات ہے بعضی عورتیں اس مسئلہ کے نہ جاننے سے نمازیں قضا کر دیتی ہیں اور پھر وقت نکلے پیچھے کون پڑھتا ہے، ایسا مت سمجھو گیلے سے بھی بے تکلف نماز درست ہے۔

مسئلہ:- بعض عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس کے آٹھواں بچہ پیدا ہو تو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہیئے، ورنہ بچے پر خطرہ ہے، محض واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ:- بعضی عورتیں چیچک کو کوئی آسیب، بھوت سمجھتی ہیں اور اس وجہ سے اس گھر میں بہت سے بکھیڑے کرتی ہیں، یہ سب واہیات ہیں توبہ کرنا چاہیئے۔

مسئلہ:- جس کپڑے میں سے بانہیں یا سر کے بال یا گردن جھلکتی ہو اس سے نماز نہیں ہوتی

مسئلہ:- بعضی عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں، بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ:- بعضی عورتیں ایسا کرتی ہیں کہ ڈولی میں بیٹھنے کے وقت ظاہر کرتی ہیں کہ ایک سواری ہے اور بیٹھ لیتی ہیں دو دو، یہ دھوکا اور حرام ہے، البتہ کہاروں سے کہہ دیں اگر وہ خوشی سے اٹھا لیں تو کچھ حرج نہیں، ورنہ ان پر زبردستی درست نہیں۔

مسئلہ:- جاہلوں میں مشہور ہے کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لے کر چلنا منحوس ہے، یا یہ مشہور ہے کہ میاں بی بی ایک برتن میں دودھ نہ کھائیں نہیں تو بھائی بہن ہو جائیں گے۔ یا یہ مشہور ہے کہ مریدنی سے نکاح درست نہیں، یا یہ مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ، آپس میں لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لے کر مت نکلو، نہیں تو ان میں لڑائی ہو جائے گی، یا گھر میں گھونگچیاں مت رہنے دو نہیں تو گھر میں لڑائی ہو جائے گی یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں نہیں تو دونوں میں لڑائی ہو جائے گی، یا دن میں کہانیاں مت کہو نہیں تو مسافر راستہ بھول جاویں گے، یہ سب باتیں واہیات ہیں، بے اصل ہیں، ایسا اعتقاد رکھنا بہت گناہ ہے۔

مسئلہ:- کسی کو حرام زادی یا کتیا کی جنی، یا سور کی بچی اور کوئی ایسی بات مت کہو جس سے اس کے ماں باپ کو گالی لگے، ان بیچاروں نے تمہاری کیا خطا کی ہے۔ خود قصوروار کو بھی قصور سے زیادہ برا مت کہو۔

مسئلہ:- افیون اگر علاج کے لئے کسی اور دوا میں اتنی سی ملا کر کھائی جائے، جس سے بالکل نشہ نہ ہو تو درست ہے اور جیسے بعضی عورتیں بچوں کو دے دیتی ہیں کہ نشہ کی غفلت میں پڑے رہیں، روئیں نہیں، یہ درست نہیں۔

(بہشتی زیور، حصہ دہم)

گھر گرہستی

چند چٹکلے

- کپڑوں پر اگر دھبے پڑ گئے ہوں تو لیموں کے رس میں نمک، نشاستہ اور بغیر بجھا ہوا چونا رگڑو۔
- بالوں کو چمک دار بنانا ہوں تو کسی بھی تیل میں لیموں کا رس ملا کر بالوں میں لگائیے۔
- نیلی روشنائی کپڑوں پر گر جائے تو پانی میں نمک ڈال کر اسے تر کیجیے پھر صابن سے رگڑ کر دھو ڈالئے۔
- دری میں دھول جم جائے تو اس پر گیلا بُرادہ ڈال کر، پھر جھاڑو یا برش سے دری کو صاف کر لیجیے۔
- سلائی مشین کا تیل ایک ملائم کپڑے پر لگا کر اس سے پیتل کے برتنوں کو رگڑنے سے ان میں چمک پیدا ہو جاتی ہے۔
- کپڑے پر کلف دیتے وقت اگر صابن ملے پانی کا استعمال کریں تو کلف اور اچھا ہوگا۔
- بادامی رنگ کے جوتے پر اگر دھبے پڑ جائیں تو کیلے کا چھلکا اُتار کر اسے دھبوں پر رگڑیے، داغ دُور ہو جائیں گے۔
- دروازوں یا کھڑکیوں کے شیشوں کو صاف کرنا ہو تو مٹی کا تیل استعمال میں لائیے۔

بچّوں کی دیکھ بھال:-

چھوٹی عمر کے بچّوں میں عام طور پر یہ چیز پائی جاتی ہے کہ انھوں نے دودھ پیا اور تھوڑی دیر کے بعد نکال دیا، مائیں اس دودھ کو پھینکنے سے بہت پریشان ہو جاتی ہیں، بہت سے لوگ کہتے ہیں، پیٹ کی گرمی ہے، اچھا ہے اگر بچّہ دودھ نکال دیتا ہے، کچھ مائیں یہ بھی خیال کرنے لگتی ہیں کہ سردی لگ گئی ہے اور سینہ پر اس کا اثر ہے جس کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہوتی، اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ بچّے دودھ پیتے وقت دودھ کے ساتھ بہت سی ہَوا بھی پی جاتے ہیں اور جب وہ ہَوا نکلتی ہے تو اس کے ساتھ دودھ بھی باہر آجاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو پھر یہ چیز بچّے کو اور پریشان کرتی ہے اور ان کے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے ایسی صورت میں ماں کو کیا کرنا چاہیئے؟ جب آپ کا بچّہ دودھ پی چکے تو آپ بچّے کو کاندھے پر لے لیجئے اور آہستہ آہستہ اسکی پیٹھ سہلاتی رہیئے۔ کم از کم پندرہ یا بیس منٹ تک ایسا کرنے سے بچّے کو ڈکار آئے گی اور وہ ہوا جو دودھ کے ساتھ پیٹ میں چلی گئی ہے خارج ہو جائیگی ہر بار دودھ پلانے کے بعد اگر آپ ایسا کریں تو آپ خود اور آپ کا بچّہ بھی بہت سی تکلیفوں سے نجات پا جائے گا، دودھ ٹھیک سے جزوِ بدن ہونے لگے گا۔

(خاتون مشرق)

ہمارے حضورؐ
از: امۃ اللہ تسنیم
مکتبہ اسلام ۲۷ گوئن روڈ لکھنؤ

یہ کتاب بچّوں کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے جو تقریباً ۱۶۵ صفحات پر ہے، حضورؐ کی سیرت پر ایک نہایت آسان اور بہتر کتاب، قیمت ۱۲/

جہاں نما

فحش لٹریچر نذر آتش :-

جاپان سے خبر آئی ہے کہ اس کے ایک شہر میں حکام نے چھیالیس ہزار کتابیں اور رسالے اس لئے آگ کی نذر کر دیئے کہ وہ گندے، فحش اور عریاں تھے، ان کی وجہ سے نوجوان مردوں اور عورتوں کے اخلاق کو ضرر پہونچ سکتا تھا، یہ کارروائی اس مہم کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہے جو جاپان میں فحش اور مخرب اخلاق لٹریچر کو روکنے کے لئے حال ہی میں شروع کی گئی ہے۔

دلہن کی قیمت ایک ہزار پونڈ سے زیادہ :-

آسٹریلیا کے بعض قبیلوں میں ایک دلہن کی قیمت تیرہ سو پونڈ تک ادا کی جاتی ہے اور بعض علاقوں میں ایک ہزار پونڈ ہے، قیمت کی ادائگی قسطوں میں ہوتی ہے قبیلہ کی معیشت کا انحصار اسی قیمت پر ہوتا ہے، ابھی ابھی مقامی باشندوں کی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ اس قیمت کو گھٹا کر صرف ۵۰ پونڈ کر دی جائے۔

آبرو باختہ لڑکیوں کے والدین بھی سزا کے مستحق

امریکہ کی ایک عدالت کے جج نے عصمت دری کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ جس لڑکی کی عصمت دری ہو اس کے والدین کو بھی سنگین سزا دی جائے کیونکہ انکی غفلت اور لاپروائی کی وجہ سے ۱۶-۱۷ سال کی لڑکیوں کی نگرانی نہیں ہوتی۔ والدین خود ایسے مواقع فراہم کرتے ہیں کہ لڑکے دلیری کے ساتھ دامن عصمت کو تار تار کر دیتے ہیں۔

ہمارا دستر خوان

کدو کا لذیذ حلوہ :-

سیدہ وسیم شوکت

اشیاء :- کدو پکا ہوا ایک سیر، شکر ایک پاؤ، گھی ڈیڑھ پاؤ، دودھ ایک پاؤ، میوہ ہر قسم کا ملا ہوا ایک پاؤ، چھوٹی الائچی ۵ عدد، بڑی الائچی ۳ عدد، زعفران، کیوڑہ حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری :- کدو کی قاشیں بنا کر دودھ میں ہلکی آنچ پر ابال لیجئے اور پھر گھی میں الائچی کلاں ڈال کر کڑھائی کو چولھے پر رکھ دیجئے، جب دانۂ الائچی سرخ ہو جائیں تو بسا ہوا کدو ڈال کر خوب بھونئے، تھوڑی دیر کے بعد شکر اور میوہ تراشا ہوا ڈال دیجئے اور پھر سرخ ہو جانے پر اتار لیجئے، زعفران اور عرق گلاب چھڑکئے، پھر ٹھنڈا ہونے پر برتن میں بھر کر رکھ دیجئے اور ہر روز صبح ناشتہ میں نوش فرمائیے۔ بہت مقوی اور مزیدار ہوتا ہے۔

کھانے کا ادب :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایا کرو (بخاری، مسلم)

بعد کی دعا :- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، تعریف ہے اللہ کی جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور ہم کو مسلمان بنایا